بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجّۃ

خلافت رسالت نبوۃ امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ـــــــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ـــــــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ـــــــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ـــــــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً ، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ : جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ ، فَقَالُوا : وَمَا هِيَ ؟ فَقُلْتُ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مُحَدَّثاً ، فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ لِي : يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ ، قُلْتُ : تَقُولُ : إِنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ ـ فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا ـ : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۵ ـ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا۔ میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا مجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمانؑ، صاحب موسیٰؑ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

چونواں باب

اُن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی تھیں

(بابٌ) ۵۴

فِيهِ ذِكْرُ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا جَابِرُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللهِ عليهم السلام وَخَاصَّةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ

فَبِهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فَبِهِ خَافُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فَبِهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فَبِهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيؤُونَ وَجَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابِ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ خَافُوا اللهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيؤُونَ.

۱۔جابر جعفی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (باعتبار منازل ومراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (باعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربان بارگاہِ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی۔جس کی وجہ سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روح مدرج دی۔جس سے وہ لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی۔جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح مدرج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَخَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ ، فَقَالَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٌ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُو وَلَا تَلْعَبُ .

۲۔جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔فرمایا،

اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں، رُوح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انھوں نے پہچانا ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَ لَا يَغْفُلُ وَ لَا يَلْهُو وَ لَا يَزْهُو وَ الْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحُ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے (یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

پچپنواں باب

وہ روح جس سے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(بَابُ) ۵۵

الرُّوحِ الَّتِي يُسَدِّدُ اللهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الشور
اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلاَ الْإِيمَانُ»[۲] /۵۲
قَالَ: خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يُخْبِرُهُ وَيُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسولؐ کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[۱] وَأَنَا حَاضِرٌ - عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا» فَقَالَ: مُنْذُ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الرُّوحَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَفِينَا.

۲۔ اسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے دراں حالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا "وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا" امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی) وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: بنی
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» /۸۵
قَالَ: خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَهُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "یسئلونک عن الروح" کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْر ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ :خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى ، غَيْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَلَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بڑی ہے سوائے حضرتِ رسولِ خدؐا کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهُوَ عِلْمٌ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَ كَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ» ، ثُمَّ قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ أَيُقِرُّونَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ [لِي]: بَلَى قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّى بَعَثَ اللهُ تَعَالَى الرُّوحَ الَّتِي ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلِمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْفَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللهُ تَعَالَى مَنْ شَاءَ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْداً عَلَّمَهُ الْفَهْمَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کے متعلق کہ کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی ، وکذلک اوحینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپؐ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیہ الٰہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاٰءِ، عَنْ سَعْدٍ الإِسْكَافِ قَالَ : أَتىٰ رَجُلٌ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلاٰئِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ ـ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَى الرَّجُلِ ـ فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ قُلْتَ عَظِيماً مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ ضَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الضَّلاٰلِ ، يَقُولُ اللهُ تَعَالىٰ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «أَتىٰ أَمْرُ اللهِ فَلاٰتَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلاٰئِكَةَ بِالرُّوحِ » وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلاٰئِكَةِ صَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکرر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

چھپنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(بَابٌ) ۵٦

وَقْتِ مَايَعْلَمُ الإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلاٰمُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَتىٰ يَعْرِفُ الْأَخِيرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقىٰ مِنْ رُوحِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ جَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: يَعْرِفُ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

توضیح۔ یعنی جب امام رحلت فرمانے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیدا ہونیوالے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَلْإِمَامُ مَتَى يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيَنْتَهِي الْأَمْرُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرار امامت کب جانتا ہے اور امر امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

ستاونواں باب

سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

(بَابُ) ۵۷

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَ الشَّجَاعَةِ وَ الطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ [اللهُ تَعَالَى] «اَلَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ» قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ ذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَ حُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ.

طور ۵۲/۲۱